سوال

(437) خاوند کا اپنی کام کاج اور اس کی اور بچوں کی خدمت سے عاجز بیوی کو خادمہ لے کر دینے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بیوی اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق اور گھر کے کام کاج سے عاجز آ گئی ہے، وہ چاہتی ہے کہ اس کی کوئی خادمہ ہو تو کیا اس کا شوہر اس کو خادمہ رکھ دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نوکرانی رکھنے کا مسئلہ فخر و تکبر کے اظہار کا ذریعہ بن چکا ہے اگرچہ بیوی کو اس کی ضرورت نہ بھی ہو۔ اکثر اس سے صاحب خانہ، اس کے جوان بیٹوں اور نوکرانی کے درمیان زناکاری جیسے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے ہی مرد نوکروں کو گھر میں رکھنے سے گھر کی عورتوں کے لیے فتنہ کھڑا ہوتا ہے لہذا انتہائی ضرورت کے بغیر گھروں میں نوکرانیاں نہیں رکھنی چاہییں، اور پھر نوکرانیوں کے ساتھ ان کے محرم بھی ہونے چاہییں۔ مذکورہ عورت گھر کے کام کاج کی کثرت کی وجہ سے خادمہ رکھنا چاہتی ہے خاوند کو کسی قدر مناسب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے کہے: میں ایک اور مسلمان خاتون سے شادی کرنے والا ہوں جو گھر کے کام کاج میں تیرا ہاتھ بٹائے گی اس وقت یہ بیوی خادمہ رکھنے کے مطالبے سے دست بردار ہو جائے گی۔

اور فی الحقیقت یہ ایک نفع مند علاج ہے جو مرد کو فائدہ دے گا، پس جتنی زیادہ بیویاں ہوں گی اتنا ہی اس کے لیے بہتر ہے اور جب آدمی ان کے حقوق ادا کر سکتا ہو تو اس کے لیے متعدد بیویاں ایک بیوی پر اکتفا کرنے سے بہتر ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الأُمَمَ يوم القيامة" [1]

"محبت کرنے والی، زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو کیونکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر کثرت ظاہر کروں گا۔"

اور جب انسان کو دو بیویوں میں کھڑے ہونے والے معاملات کا ڈر ہو تو ہم اس کو کہتے ہیں: تیسری بیوی لے آؤ، پہلی دو بیویوں کا جھگڑا ٹھنڈا پڑ جائے گا اور یہ عام مشاہدے کی بات ہے، اسی لیے لوگ کہتے ہیں: تین بیویوں والے دو بیویوں والوں سے زیادہ آسانی میں رہتے ہیں اور اگر تین بیویوں میں بھی جھگڑا شروع ہو جائے تو ہم چوتھی لے آتے ہیں۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح سنن النسائی رقم الحدیث(3227)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 374

محدث فتویٰ